أَلْجُزْءُ الثَّانِیُ (حصہ دوم)

مِنْ هَدْیِ الْحَدِیْثِ

اعلیٰ ترین عمل اور دُعا

حدیث (۱): اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ

ترجمہ: ''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اور بہترین دُعا اِسْتِغْفَارُ ہے۔

تشریح: حضورؐ کی اس حدیث مبارکہ کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کا ذکر ہے جبکہ دوسرے حصے میں سب سے زیادہ فضیلت والی دُعا کا ذکر ہے۔

(۱) سب سے زیادہ فضیلت والا عمل:

حضورؐ نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کو سب سے زیادہ فضیلت والا عمل قرار دیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ''توحید'' کا بیان ہے۔ یعنی یہاں ہم نے اس بات کی یقین کرنی ہے کہ اللہ ایک ہے۔ وہ رحیم و کریم ہے۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بندگی کے لائق نہیں۔ تمام ہستیاں اس کی محتاج ہیں۔ سب ایک اللہ سے مانگتے ہیں۔ وہ جسے چاہے بادشاہ بناتا ہے اور جسے چاہے غلام بنا دیتا ہے۔ وہ اپنے صفات، ذات اور افعال میں یکتا اور بے مثال ہے۔

اللہ تعالیٰ توحید کے بارے میں خود فرماتا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعے میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔

(۲) سب سے زیادہ فضیلت والی دُعا:

حضورؐ نے اِسْتَغْفَارُ کو سب سے زیادہ فضیلت والی دُعا قرار دیا ہے۔ استغفار کے معنی اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے ہیں۔

گناہ سے مراد اللہ اور رسولؐ کے احکامات کی خلاف ورزی اور ان کی قائم کردہ حدود سے تجاوز

کرنا ہے۔ اللہ تعاولٰی بہت ہی رحیم و کریم ذات ہے۔ اگر کسی سے غلطی سرزد ہو جائے اور وہ اللہ تعالٰی

7 سے معافی مانگیں تو اللہ تعالٰی اس کی بخشش کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالٰی ہے کہ "اور اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو اور اس کے آگے توبہ کرو بلاشبہ تمہارا ربّ بڑا ہی رحم فرمانے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے"۔

"استغفار" اللہ تعالٰی کے ہاں پسندیدہ دُعا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر نماز کے بعد استغفار کرنا چاہئے اور اپنی گناہوں کی معافی کی دُعا مانگتے رہنا چاہیے۔

استغفار کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ "خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جس کے عمل نامہ میں استغفار کثرت کے ساتھ پایا جائے"۔

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو"۔

تحصیل علم

حدیث (۲): طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: "علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے"۔

تشریح: اس حدیث میں علم کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ علم کے معنی ہیں جاننا۔ ایک کامیاب مسلمان کے لئے دو طرح کے علوم جاننا ضروری ہے۔

ایک قسم کو دینی یا روحانی علم کہتے ہیں جس کی بدولت انسان کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس کا خالق اور مالک کون ہے؟ یہ کائنات کیوں پیدا کیا گیا؟ انسان کو دنیا میں کس مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے۔ توحید کیا ہے؟ آخرت کیا ہے؟ جزا و سزا سے کیا مراد ہے؟ آخرت کی کامیاب زندگی حاصل کرنے کے لئے اُنہیں کیا کرنا ہے؟

دوسرے قسم کے علم کو دنیاوی علوم وفنون کہتے ہیں۔ اگر مسلمان دینی علم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم بھی حاصل کریں تو وہ جدید علوم وفنون، سائنس اور ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کریں گے، دشمن کا

مقابلہ کرسکیں گے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے قابل ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جاننے والے اور نہ جاننے والے کبھی برابر نہیں ہوسکتے"۔

حضورؐ علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین تک جانا پڑے"۔

ایک اور موقع پر فرمایا "پنگوڑے سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو"۔

علم کی اہمیت کا اندازہ ہم جنگ بدر کے قیدیوں کے حوالے سے بھی لگا سکتے ہیں جو قیدی فدیہ ادا کرنے سے قاصر تھے حضورؐ نے ان کی رہائی کے لیے یہ شرط عائد کی کہ اگر وہ دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو ان کو رہا کر دیا جائے گا۔

تعلیم القرآن کی فضیلت اور اہمیت

حدیث (۲): خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَہ'

ترجمہ: "تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا"۔

تشریح: اس حدیث میں حضورؐ نے تعلیم قرآن کی فضیلت اور اہمیت بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ وہ بہترین شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے، قرآن ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں زندگی کی راہنما اُصول بیان کئے گئے ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے مکمل ہے اور قیامت تک کے لوگوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

اس طرح جو شخص کسی دوسرے مسلمان کو قرآن سکھائے گا تو بھی یہ شخص بہت بہترین ہے۔ ایسا کرنے سے قرآن کی تعلیم پھیلتا جائے گا اور ہر ایک قرآن کی علم وروشنی سے منور ہوتا جائے گا۔ ہر ایک کو یہ پتہ چل سکے گا کہ اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ یہ دنیا و آخرت کس لئے پیدا کئے گئے ہیں اور انسان کو اس سلسلے میں کس قسم کی طرز زندگی گزارنی ہے؟

قرآن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضورؐ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے ایک قوم کو بلند کرتا ہے تو دوسرے قوم کو پست کرتا ہے"۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ "جو شخص قرآن کو پڑھے اور جو چیز اس میں ہے اس پر عمل کرے تو

قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا''۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ''سورۃ یٰسین'' قرآن پاک کا دل ہے جو شخص اُسے پڑھے اس کے لئے دس قرآن مجید پڑھنے کا ثواب رکھا جاتا ہے''۔

ایک بار درود کی فضیلت

حدیث نمبر ٤: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً فَتَحَ اللّٰہُ لَہٗ بَابًا مِنَ الْعَافِیَۃِ

ترجمہ: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا''۔

تشریح: اس حدیث میں حضورؐ نے ''درود شریف'' کی اہمیت اور فضیلت بیان کی ہے حضورؐ ہمارے لئے تو رحمت کا پیغمبر ہے بنی نوع انسان پر حضورؐ کے بے شمار احسانات ہیں اس لیے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم آپ کے خدمت میں درود کے تحفے پیش کرے۔ درود شریف کی اہمیت کا اندازہ ہم اس آیت قرآنی سے لگا سکتے ہیں جس کا ترجمہ ہے'' بیشک خدا اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ مسلمانوں! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔

حضورؐ ''درود شریف'' کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''جو اُمتی آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھیں گے۔ اور جو شخص آپؐ پر ایک بار سلام پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ دس بار اس پر سلا بھیجے گا۔ اور دس درجات بلند کرے گا''۔

اس طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص آپؐ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ دس بار اس پر درود پڑھے گا۔ اور جو شخص آپؐ پر ایک مرتبہ سلام پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ دس بار اس پر سلام بھیجے گا۔

درود و سلام پڑھنے سے ایک طرف ہم حضور ﷺ کے احسانات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں تو دوسری طرف عظیم اجر و ثواب کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

مومن کی سوچ قرآن کے مطابق

حدیث نمبر ٥: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسکی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ

ہو جائے جو میں لایا ہوں"

تشریح: اس حدیث میں حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حقیقتاً اس وقت مومن بن سکتا ہے جب وہ اپنی زندگی صرف اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کرتا ہے۔ اصل میں حضور ﷺ قرآن پاک کی اہمیت اجاگر کر رہا ہے۔ قرآن پاک ایک مکمل ضابطہ حیات ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری کتاب ہے اور روز قیامت تک لوگ اس سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر مسلمان اپنی خواہشات کو قرآن پاک کے احکامات کے تابع کر لیں۔ اور اسلامی حدود سے تجاوز نہ کریں۔ تو پھر اس سے کوئی برا عمل سرزد ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ بن جاتا ہے۔ وہ دنیا میں بھی کامیاب زندگی گزارتا ہے اور آخرت میں بھی کامیاب زندگی حاصل کرتا ہے۔ اللہ اس پر اپنی نعمتیں تمام کر دیتا ہے اور جنت میں انہیں عیش و آرام کی تمام آسائشیں فراہم کرتا ہے۔

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا احترام

حدیث نمبر ۶: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

ترجمہ: "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے"

تشریح: اس حدیث میں حضور ﷺ اخلاقی حقوق کے بارے میں تفصیل بیان فرماتے ہیں۔ کہ بڑوں کا فرض ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں۔ اور بچوں اور نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ بڑوں کا احترام کریں۔

چھوٹوں پر رحم کرنے سے مراد یہ ہے کہ بچوں کے ساتھ پیار محبت اور شفقت سے پیش آئیں۔ کیونکہ وہ جسمانی طور پر کمزور ہوتے ہیں۔ پوری طرح سمجھدار نہیں ہوتے اس لئے انہیں بڑوں کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضور ﷺ خود بھی بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔ سفر کے دوران جو بھی بچہ راستے میں مل جاتا اس کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا دیتے تھے۔ اس طرح جب کبھی بچے سے ملتے تو آپ ﷺ خود ان پر سلام کرتے ان کو چومتے اور پیار کرتے۔

بڑوں کا احترام کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہمارے بزرگ ساری عمر ہمارے لئے محنت مزدوری کرتے ہیں ہماری زندگی سنوارتے ہیں آخر میں جب وہ ضعیف ہو جاتے ہیں تو یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کو ہر طرح سے خیال رکھیں۔ اٹھنے بیٹھنے میں اس کا خیال رکھے اس کے کھانے اور پرہیز وغیرہ کا خیال رکھیں۔ اس کے سامنے شور شرابہ نہ کریں۔ اور ہر اس بات سے پرہیز کریں۔ جس سے اس کی دل آزاری کا خدشہ ہو۔

حضور ﷺ خود بھی بزرگوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ نرم گفتگو فرماتے تھے۔ اور کام کاج کے سلسلے میں ان کا ہاتھ بٹاتے تھے۔

رشوت ستانی

حدیث۷: اَلرَّاشِیُ وَالْمُرْتَشِیُ کِلَا هُمَا فِی النَّارِ

ترجمہ: ''رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں''

تشریح: اس حدیث میں رشوت ستانی جیسی لعنت اور برائی کی مذمت کی گئی ہے رشوت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ناجائز کام نکالنے کے لئے روپے نذرانے کے طور پر دیئے جائے۔ یہاں پر روپے دینے والا اور روپے لینے والا دونوں گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور دونوں سزا کے حقدار ہیں۔

آج کل ہمارا معاشرہ جن بے شمار برائیوں اور خرابیوں میں گرا ہوا ہے ان میں رشوت ستانی کی لعنت سرفہرست ہے کسی بھی محکمے میں چلے جائیں۔ تو رشوت کے بغیر کام نہیں ہوتا۔ کام میں جان بوجھ کر رکاوٹ ڈالی جاتی ہے لوگوں کو بے جاں تنگ کیا جاتا ہے اور وہ مجبور ہو کر رشوت سے کام چلاتے ہیں اس طرح بعض لوگ خود سرکاری ملازمین کو رشوت کی ترغیب دیتے ہیں اور ان سے غلط اور ناجائز قسم کے کام نکلواتے ہیں۔ اس طرح معاشرے کا امن وچین اور سکون تباہ ہو کر رہ جاتا ہے ہر طرف طرح طرح کی برائیاں جنم لیتی ہے عوام کا ضمیر مردہ اور روح گندی ہو جاتی ہے۔ اخلاقی اقدار تباہ ہو کر رہ جاتی ہے۔

رشوت ستانی کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے ریاست کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے ملازمین کے لئے معقول معاوضے مقرر کریں۔ اور حق دار کو اس کا حق دلانا یقینی بنائیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی رشوت لینے والا یا دینے والا پکڑا جائے۔ تو اس کو عبرتناک سزا دے تاکہ پھر کوئی ایسا کرنے کی جرأت نہ کر سکیں۔

کامل مؤمن

حدیث نمبر۸: اِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

ترجمہ: ''یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جوان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے بہتر ہے''

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے اخلاق حسنہ کی کامل فہرست بھی قرآن حکیم میں بیان کر دی ہے حضور ﷺ اخلاق حسنہ کی عملی مثال ہے۔ اسلام کا نظریہ اخلاق یہ ہے کہ ہر مسلمان ایسے اخلاق حسنہ سے متصف ہو جائے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا خلیفہ کہا جا سکے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہو'' حضور ﷺ کی شخصیت اعلیٰ اوصاف اور کمالات کا مجموعہ تھی اگر ہم آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کی پیروی کریں تو ہم کامل ایمان حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور دوزخ کی عذاب سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

افرادی ذمہ داری

حدیث نمبر۹: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ۔

ترجمہ: ''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا''۔

تشریح: اس دنیا میں ہر شخص اپنی جگہ نگہبان اور ذمہ دار ہے۔ اور جو لوگ اس کے زیر اثر ہیں وہ اس کی رعیت ہیں۔ ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ کہ آیا اس نے اپنی رعیت کی شرعی ضروریات کا خیال رکھا ہے کہ نہیں۔ گھر کا سربراہ گھر کے افراد کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ضلعی افسر ضلعی سطح پر لوگوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ صوبائی سربراہ صوبائی سطح پر اپنے لوگوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جبکہ صدر یا وزیر اعظم ملکی سطح پر اپنے رعایا کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ہر ایک سے اپنے رعایا کے بارے میں وضاحت طلب کی جائے گی۔ کہ آپ کے پاس جتنے اختیارات تھے۔ اس کو آپ نے شرعی قوانین کی روشنی میں استعمال کیے یا نہیں۔ اگر اس نے احکام الٰہی کے تحت اپنے رعایا کا خیال رکھا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں سرخ رو ہو

گا۔اور اگر اس نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ہو۔تو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اس کا محاسبہ ہوگا۔اور اس کو اپنے کئے کی سزا ملے گی۔

بہترین انسان کون ہے؟

حدیث نمبر ۱۰: خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ

ترجمہ: ''لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع دیتا ہے۔

تشریح: اس حدیث میں حقوق العباد کا ذکر کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بندے زیادہ عزیز ہے جو حقوق العباد کا خیال رکھتا ہو۔دوسروں کے کام آتا ہو۔دوسروں کو نفع پہنچاتا ہو۔اور ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہو۔

معاشرہ افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔کوئی بھی تنہا شخص اپنی ضروریات خود نہیں پوری کر سکتا۔ایک معاشرہ تب کامیاب معاشرہ بن جاتا ہے جب اس کے افراد ایک دوسرے کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہو جائیں۔اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

حضور ﷺ اس کی بہترین مثال ہے آپ نے ہمیشہ ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کی۔بھوکے کو کھانا س کھلاتا اور خود بھوکے رہتے۔ضعیفوں کے لئے خود جا کر بازار سے سودا خرید کرلاتے۔آپ فرماتے تھے۔کہ دوسروں کو نفع پہنچانا اسلام کی روح اور ایمان کا تقاضا ہے۔لہٰذا مسلمان وہ ہے جس سے عام آدمی کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔بنی نوع انسان کی خدمت کرنے سے ہم لوگوں کے دلوں میں اپنے لئے عزت کا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔خدا کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کا مستحق قرار پا سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی صلاحیت عنایت فرمادیں۔(آمین)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

التمارین

السوال الاول: رشوت لینے اور دینے کے بارے میں اپنے خیالات لکھیں؟

جواب: حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔''

اس حدیث میں رشوت ستانی جیسی لعنت اور برائی کی مذمت کی گئی ہے رشوت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ناجائز کام نکالنے کے لئے روپے نذرانے کے طور پر دیئے جائے۔ یہاں پر روپے دینے والا اور روپے لینے والا دونوں گناہ کے مرتکب ہور ہے ہیں۔ اور دونوں سزا کے حقدار ہیں۔

آج کل ہمارا معاشرہ جن بے شمار برائیوں اور خرابیوں میں گرا ہوا ہے ان میں رشوت ستانی کی لعنت سرفہرست ہے کسی بھی محکمے میں چلے جائیں تو رشوت کے بغیر کام نہیں ہوتا۔ کام میں جان بوجھ کر رکاوٹ ڈالی جاتی ہے لوگوں کو بے جاں تنگ کیا جاتا ہے اور وہ مجبور ہو کر رشوت سے کام چلاتے ہیں۔ اس طرح بعض لوگ خود سرکاری ملازمین کو رشوت کی ترغیب دیتے ہیں اور ان سے غلط اور ناجائز قسم کے کام نکلواتے ہیں۔ اس طرح معاشرے کا امن وچین اور سکون تباہ ہو کر رہ جاتا ہے ہر طرف طرح طرح کی برائیاں جنم لیتی ہے عوام کا ضمیر مردہ اور روح گندی ہو جاتی ہے۔ اخلاقی اقدار تباہ ہو کر رہ جاتی ہے۔

رشوت ستانی کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے ریاست کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے ملازمین کے لئے معقول معاوضے مقرر کریں اور حقدار کو اس کا حق دلانا یقینی بنائیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی رشوت لینے والا اور دینے والا پکڑا جائے۔ تو اس کو عبرتناک سزا دے تاکہ پھر کوئی ایسا کرنے کی جرأت نہ کرسکیں۔

السوال الثانی: سب سے افضل ذکر اور بہترین دعا کے بارے میں تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لا الہ الا اللہ ہے جبکہ بہترین دعا استغفار ہے۔

حضور ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں سب سے زیادہ فضیلت

والے عمل کا ذکر ہے جبکہ دوسرے حصے میں سب سے زیادہ فضیلت والی دعا کا ذکر ہے۔

(۱) سب سے زیادہ فضیلت والا عمل:

حضور ﷺ نے لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ کو سب سے زیادہ فضیلت والا عمل قرار دیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی "توحید" کا بیان ہے۔ یعنی یہاں ہم نے اس بات کی یقین کرنی ہے کہ اللہ ایک ہے وہ رحیم وکریم ہے۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بندگی کے لائق نہیں۔ تمام ہستیاں اس کی محتاج ہیں۔ سب ایک اللہ سے مانگتے ہیں وہ جسے چاہے بادشاہ بناتا ہے اور جسے چاہے غلام بنا دیتا ہے۔ وہ اپنے صفات، ذات اور افعال میں یکتا اور بے مثال ہے۔

اللہ تعالیٰ توحید کے بارے میں خود فرماتا ہے کہ لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔

(۲) سب سے زیادہ فضیلت والی دعا:

حضور ﷺ نے اِستِغفَار کو سب سے زیادہ فضیلت والی دعا قرار دیا ہے۔ استغفار کے معنی اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے ہیں۔

گناہ سے مراد اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کی خلاف ورزی اور ان کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی رحیم وکریم ذات ہے اگر کسی سے غلطی سرزد ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرماتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: "اور اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو اور اس کے آگے توبہ کرو بلا شبہ تمہارا رب بڑا ہی رحم فرمانے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے۔"

"استغفار" اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ دعا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر وقت اور ہر نماز کے بعد استغفار کرنا چاہیے اور اپنی گناہوں کی معافی کی دعاء مانگتے رہنا چاہیے۔

"استغفار" کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ "خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے عمل نامہ میں استغفار کثرت سے پایا جائے۔"

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو۔"

السوال الثالث: علم کا حاصل کرنا ہر مرد اور خاتونِ مسلمان پر فرض ہے اس حدیث کی تشریح لکھیں؟

جواب: حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ"

ترجمہ: "علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے"۔

تشریح: اس حدیث میں علم کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ علم کے معنی ہیں جاننا۔ ایک کامیاب مسلمان کے لئے دو طرح کے علوم جاننا ضروری ہے۔

ایک قسم کو دینی یا روحانی علم کہتے ہیں جس کی بدولت انسان کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس کا خالق اور مالک کون ہے؟ یہ کائنات کیوں پیدا کیا گیا؟ انسان کو دنیا میں کس مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے۔ توحید کیا ہے؟ آخرت کیا ہے؟ جزا و سزا سے کیا مراد ہے؟ آخرت کی کامیاب زندگی حاصل کرنے کے لئے اُنہیں کیا کرنا ہے؟

دوسرے قسم کے علم کو دنیاوی علوم وفنون کہتے ہیں۔ اگر مسلمان دینی علم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم بھی حاصل کریں تو وہ جدید علوم وفنون، سائنس اور ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کریں گے، دشمن کا مقابلہ کر سکیں گے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے قابل ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جاننے والے اور نہ جاننے والے کبھی برابر نہیں ہو سکتے"۔

حضورؐ علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین تک جانا پڑے"۔

ایک اور موقع پر فرمایا "پنگوڑے سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو"۔

علم کی اہمیت کا اندازہ ہم جنگ بدر کے قیدیوں کے حوالے سے بھی لگا سکتے ہیں جو قیدی فدیہ

ادا کرنے سے قاصر تھے حضورؐ نے ان کی رہائی کے لیے یہ شرط عائد کی کہ اگر وہ دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو ان کو رہا کر دیا جائے گا۔

السوال الرابع: مومن کے اخلاق کیسے ہونے چاہیے؟ نوٹ لکھیں۔

جواب: حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''اِنَّ اَکْمَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔''

ترجمہ: ''یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے بہتر ہے''

تشریح: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے اخلاق حسنہ کی کامل فہرست بھی قرآن حکیم میں بیان کر دی ہے حضور ﷺ کا اخلاق حسنہ کی عملی مثال ہے۔ اسلام کا نظریہ اخلاق یہ ہے کہ ہر مسلمان ایسے اخلاق حسنہ سے متصف ہو جائے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا خلیفہ کہا جا سکے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہو'' حضور ﷺ کی شخصیت اعلیٰ اوصاف اور کمالات کا مجموعہ تھی اگر ہم آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کی پیروی کریں تو ہم کامل ایمان حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور دوزخ کی عذاب سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

السوال الخامس: قرآن مجید کی تعلیم کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

''خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ۔''

ترجمہ: ''تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا''۔

تشریح: اس حدیث میں حضورؐ نے تعلیم قرآن کی فضیلت اور اہمیت بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ وہ بہترین شخص ہے جو قرآن سیکھے ... قرآن ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں زندگی کی راہنما اصول بیان کیے گئے ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے مکمل ہے اور قیامت تک کے لوگوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

اس طرح جو شخص کسی دوسرے مسلمان کو قرآن سکھائے گا تو بھی یہ شخص بہت بہترین ہے۔ ایسا کرنے سے قرآن کی تعلیم پھیلتا جائے گا اور ہر ایک قرآن کی علم اور روشنی سے منور ہوتا جائے گا۔ ہر ایک

کو یہ پتہ چل سکے گا کہ اس کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ یہ دنیا و آخرت کس لئے پیدا کئے گئے ہیں اور انسان کو اس سلسلے میں کس قسم کی طرز زندگی گزارنی ہے؟

قرآن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضورؐ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے ایک قوم کو بلند کرتا ہے تو دوسرے قوم کو پست کرتا ہے"۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ "جو شخص قرآن کو پڑھے اور جو چیز اس میں ہے اس پر عمل کرے تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا"۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ "سورۃ یٰسین" قرآن پاک کا دل ہے جو شخص اُسے پڑھے اس کے لئے دس قرآن مجید پڑھنے کا ثواب رکھا جاتا ہے"۔

السوال السادس: مندرجہ ذیل میں سے ہر سوال کے چار جوابات دئیے گئے ہیں جو صحیح ہو اس پر نشان لگائیں؟

(۱) سب سے زیادہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والاعلم لاالہ الا اللہ ہے۔

(الف) تکبر (ب) فضیلت (ج) بہتر (د) عظمت

(۲) بہترین دعا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(الف) استغفار (ب) دوائی (ج) علاج (د) ہوا

(۳) لاالہ الا اللہ کا مطلب اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اللہ نہ ماننے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(الف) انکار (ب) بےکار (ج) اقرار (د) پابندی

(۴) علم کا حاصل کرنا ہر (مرد و عورت) مسلمان پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(الف) واجب (ب) سنت (ج) فرض (د) قرض

(۵) طلب العلم فریضۃ علی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مسلم۔

(الف) کل (ب) عام (ج) مخصوصۃ (د) نساء

(۶) علم کے بغیر انسان دنیا میں ترقی کرسکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق حقیقی کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرسکتا ہے۔ (الف) پہچان (ب) سمجھ (ج) قیاس (د) ادراک

(۷) تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سیکھا اور سکھایا۔

(الف) علم (ب) ادب (ج) پودے (د) قدر

(۸) قرآن حکیم کا موضوع ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) حیوان (ب) انسان (ج) انگریزی (د) پہاڑ

(۹) انسان کی فطرت میں نیکی یا بدی دونوں کا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ رکھا گیا ہے۔

(الف) شعور (ب) عمل (ج) قول (د) پہچان

(۱۰) اللہ تعالیٰ عادل ہے اس لئے انسان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کرے۔

(الف) ظلم کرے (ب) عدل کرے (ج) درگزر کرے (د) قتل کرے

جوابات:

۱۔ (ب)، ۲۔ (الف)، ۳۔ (ج)، ٤۔ (ج)، ٥۔ (الف)

٦۔ (الف)، ۷۔ (الف)، ۸۔ (ب)، ۹۔ (الف)، ۱۰۔ (ب)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

اَلْجُزْءِ الرَّبِعُ

موضوعاتی مطالعہ قرآن مجید

(تعارف، حفاظت اور فضائل)

سوال نمبر ۱: قرآن مجید کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب: قرآن مجید کا مختصر تعارف مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) یہ اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے۔

(۲) یہ کتاب حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

(۳) یہ کتاب 30 پاروں پر مشتمل ہے۔

(۴) اس کتاب کے آیات مبارکہ مختلف اوقات میں موقعہ کے مناسبت سے نازل ہوتے رہے۔

(۵) قرآن مجید کی پوری نزول 23 سال کے عرصے میں مکمل ہوئی۔

(۶) یہ کتاب دائمی ہدایت کا ذریعہ ہے کیونکہ اس سے پہلے جتنے بھی آسمانی کتابیں نازل ہوئے وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی اصلی حالت میں نہیں رہے۔ جبکہ قرآن مجید وہ کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے۔ اور قیامت تک یہ کتاب اپنی اصلی حالت میں رہے گا۔

(۷) قرآن مجید قیامت تک لوگوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ رہے گا۔ کیونکہ یہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔

(۸) قرآن مجید ہمیں زندگی کی حقیقت، خیر وشر، حرام وحلال، جرم وسزا، اجر وثواب، اخلاقیات وغیرہ کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتا ہے۔

(۹) یہ کتاب ہمیں معاشی، سماجی، معاشرتی اور سیاسی نظام کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے

(۱۰) قرآن مجید فصاحت وبلاغت اور جامعیت کا بے مثل نمونہ ہے۔

سوال نمبر ۲: قرآن حکیم کی حفاظت وترتیب وتدوین پر روشنی ڈالیئے؟

جواب: قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے۔ اس کے بعد کوئی اور آسمانی کتاب نہیں

آئے گا۔ یہ قیامت تک لوگوں کے لئے سرچشمہ ہدایت رہے گا۔اور قیامت تک بحفاظت رہے گا اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔کہ" بے شک یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اس کے محافظ ہیں"

۱. قرآن پاک کی جمع و تدوین

قرآن پاک کی جمع وتدوین تین ادوار پر مشتمل ہے جو کہ درجہ ذیل ہیں۔

(۱) عہد رسول ﷺ: حضور ﷺ نے حکم الٰہی کے مطابق قرآن کی تدوین کا اہتمام فرمایا۔ جب کوئی سورت یا آیات نازل ہوتیں۔تو حضور ﷺ خود کاتبان وحی سے فرمایا کرتے تھے۔کہ اس حصے کو فلاں سورت کے شروع میں آخر میں یا درمیان میں درج کرو۔اس طرح حضور ﷺ کی موجودگی میں قرآن مجید کی جمع وتدوین ہوئی۔اس تدوین کو تدوین توفیقی کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ جو وحی نازل ہوتی تھی۔صحابہؓ میں سے اکثر اس کو زبانی یاد کرتے تھے۔اس طرح عہد رسولؐ میں بہت سے حافظ قرآن موجود تھے۔قرآن کے نسخوں کو محفوظ کرنے کے لئے آپؐ نے مسجد نبویؐ میں ایک صندوق رکھا ہوا تھا۔

عہد صدیقی: حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں جنگ یمامہ واقع ہوا اس جنگ میں بہت سے کاتب وحی اور حفاظ قرآن شہید ہوئے۔تو حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کو مشورہ دیا۔کہ کاتبان وحی اور حفاظ قرآن کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے لہٰذا بہتر یہی ہے۔کہ قرآن کے نسخوں کو ایک جگہ جمع کر کے ضبط تحریر میں لایا جائے۔

ابوبکرؓ نے اس کام کے لئے حضرت زید بن ثابتؓ کا انتخاب کیا۔جو حضور ﷺ کے دور میں کاتب وحی بھی رہ چکا تھا۔حضرت زیدؓ نے پورے اہتمام کے ساتھ قرآنی صحیفہ کو مرتب کیا۔اور پھر اس کو ابوبکرؓ کے حوالے کر دیا۔ابوبکرؓ کے بعد یہ صحیفہ عمرؓ کے پاس رہا۔اور ان کے وفات کے بعد یہ صحیفہ حضرت حفصہؓ کے پاس رہا۔

(۳) عہد عثمانی: حضرت عثمانؓ کے عہد میں مختلف ممالک اور علاقوں کے لوگ مشرف بہ اسلام ہونے لگیں۔ان لوگوں میں عربی زبان والے بھی شامل تھے۔اور غیر عربی زبان والے لوگ بھی شامل تھے۔

حضرت حذیفہؓ نے حضرت عثمانؓ کو مشورہ دیا۔کہ چونکہ اسلام پورے دنیا میں پھیل رہا

ہے۔اور ہر علاقے کے اپنے اپنے زبانین ہیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ قرآن کی تلفظ میں فرق نہ آجائے۔لہٰذا بہتر یہی ہے کہ قرآن کے اصل مسودے سے کاپیاں بنا کر مختلف ممالک میں روانہ کردی جائیں تاکہ قرآن اپنی اصلی حالت میں موجود رہے۔ حضرت عثمانؓ نے اس بات سے اتفاق کیا اور حضرت حفصہؓ سے قرآن کا اصلی مسودہ منگوا کر اس کی بہت ساری کاپیاں بنادی گئی۔اور مختلف ممالک کو بھیج دی گئیں۔اس طرح قرآن پاک کے نسخے ساری دنیا میں پہنچ گئے اور آج تک قرآن اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور قیامت تک اسی حالت میں موجود رہے گا۔

سوال نمبر۳: فضائل قرآن مجید پر نوٹ لکھئے؟

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری اسمانی کتاب ہے یہ وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔ یہ کتاب بے مثال خوبیوں کا خزانہ ہے۔اس کی مختصر تفصیل درجہ ذیل ہے۔

(۱) **سچی کتاب:** قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے اور اس کی دلائل مضبوط اور مستحکم ہیں۔

(۲) **شکوک سے پاک:** قرآن پاک شکوک وشبہات سے پاک کتاب ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "یہ وہ کتاب ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں"

(۳) **اصلی کامیانی کی ضامن:** قرآن پاک اصلی کامیابی کی ضامن ہے۔جو لوگ قرآنی تعلیمات پر عمل کریں گے۔وہ دنیا وآخرت دونوں میں کامیاب اور سرخرو ہوں گے۔

(٤) **تربیت و تزکیہ:** قرآن پاک اپنے اندر انسان کی تربیت وتزکیہ کی بہترین صلاحیت رکھتی ہے۔

(۵) **بے پناہ تاثیر:** قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بے پناہ تاثیر رکھ دی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا تھا"۔

(٦) **تلاوت کا اثر:** قرآن پاک کی تلاوت سے مومن کو دلی سکون ملتا ہے۔حضور ﷺ جب کسی سے تلاوت قرآن پاک سنتے تھے۔تو اکثر آپؐ کے آنکھوں میں آنسو جاری ہوتے تھے۔

(۷) **منفرد انداز بیان:** قرآن پاک کا انداز بیان منفرد اور بے مثال ہے یہ دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اور اس کے چھوٹے چھوٹے جملوں میں بے شمار معانی ومطالب پوشیدہ ہیں۔

سوال ٤: مندرجہ ذیل میں سے ہر سوال کے لئے چار جوابات دئیے گئے ہیں جو صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔

(۱) سابقہ انبیاء کرام کی تعلیمات اور نازل شدہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں --------- نہیں ہیں۔ (الف) محفوظ (ب) سلامت (ج) مکمل (د) سالم

(۲) قرآن مجید پہلے آسمانی کتابوں کے لئے --------- کرنے والی ہے۔

(الف) تردید (ب) تصدیق (ج) تحفیظ (د) تسلیم

(۳) کل آسمانی کتب --------- ہیں۔

(الف) تین سو ساٹھ (ب) چار (ج) تین (د) پانچ

(۴) اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب --------- ہے۔

(الف) تورات (ب) زبور (ج) قرآن مجید (د) انجیل

(۵) قرآن کریم انسانی زندگی کے تمام --------- کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔

(الف) امور (ب) پہلوؤں (ج) باتوں (د) کاموں

(۶) حق کے جاننے کا انسان کے پاس کوئی دوسرا --------- نہیں۔

(الف) واسطہ (ب) ذریعہ (ج) کتاب (د) طریقہ

(۷) قرآن مجید تقریباً --------- سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔

(الف) ۱۰ سال (ب) ۲۳ سال (ج) چھ سال (د) پچیس سال

(۸) قرآن مجید تمام --------- سے بہتر ہے۔

(الف) باتوں (ب) کلاموں (ج) کتابوں (د) انسانوں

جوابات:

۱۔ (الف)، ۲۔ (ب)، ۳۔ (ب)، ٤۔ (ج)، ٥۔ (ب)

٦۔ (ب)، ۷۔ (ب)، ۸۔ (ب)

۲. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

سوال نمبر۱: اللہ تعالیٰ کی محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ انسان زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اسلامی تعلیمات پر پوری طرح عمل کرے۔

انسان کو اپنے رب سے اس لئے محبت کرنی چاہیے کہ ہمارے رب کی ہم پر بے شمار احسانات ہیں اس نے ہمیں طرح طرح کے نعمتوں سے نوازا ہے اس نے ہمیں ہاتھ، پاؤں، ناک، کان، اور آنکھیں جیسے بیش قیمت اعضاء دیئے ہیں وہ ہمارا خالق اور رازق ہے۔ وہ اس کائنات کا چلانے والا ہے۔ وہ یکتا اور بے مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان احسانات اور نعمتوں کو دیکھتے ہوئے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے رب سے بے پناہ محبت کریں۔ دن رات اس کی عظمت و کبریائی بیان کریں۔ اور اس کے سامنے سربسجود ہو جائیں۔ اور اس کے احکامات پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت کرنے کی چند مثالیں

(۱) حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ اور جب اللہ نے اس کو حکم دیا کہ آپ کو جو چیز سب سے زیادہ عزیز ہے اس کو میرے راہ میں قربانی کرو۔ حضرت ابراہیمؑ کو اپنا بیٹا حضرت اسماعیلؑ زیادہ عزیز تھا۔ لہٰذا آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے پیارے بیٹے کو قربان کرنے کی حامی بھر لی۔

(۲) حضرت رابعہ بصری اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت کرتے تھے۔ کہ ساری رات عبادت میں گزارتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے کہ رات کو لمبی فرمائیں تاکہ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کر سکوں۔

(۳) حضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اور غار حراء جا کر ساری رات عبادت الٰہی میں گزار دیتے۔

سوال نمبر ۲۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اس لئے ضروری ہے کہ آپ ﷺ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں وہ قیامت تک کوئی اور پیغمبر نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہر حکم اور ہر ہدایت رسول اللہؐ کی وساطت سے ہمیں پہنچایا۔ قرآن پاک جو ہمارے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے آپؐ پر نازل ہوا۔

رسولؐ اپنے طرف سے کچھ نہیں کہتے وہ ہمیں وہی کچھ بتاتے ہیں جس کا انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے لہٰذا رسولؐ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے اگر ہم رسولؐ کے بتائے ہوئے تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے۔ اور آپؐ کی اطاعت نہیں کریں گے۔ تو یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے بغاوت ہوگا اور عدم اطاعت کے بنا پر اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہوگا۔ اور ہم اس کے غضب کا شکار ہو جائیں گے۔

اطاعت رسولؐ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "اللہ اور اس کی رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو"

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہوں تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"

پس اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا اور آخرت کی کامیاب زندگی حاصل کرنے کے لئے اطاعت رسولؐ بہت ضروری ہے کیونکہ رسولؐ اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات کی روشنی میں لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳: قرآن کریم کی آیات کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو آخری پیغمبر بنا کر بھیجا یعنی آپؐ پر نبوت کی تکمیل ہوئی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "آج میں نے تمہارے لئے دین کی تکمیل کر دیا۔ تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا"

اس آیت سے یہ صاف واضح ہو رہا ہے۔ کہ آپؐ پر دین کی تکمیل کر دی گئی۔ اس پر یہ نعمتیں تمام کر دی گئی۔ اور اسلام کو بطور دین پسند کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے بعد کسی اور نبی کی

آنے کی ضرورت نہیں رہی۔آپ قیامت تک کے لئے آخری نبیؐ ہے۔اور اسلام ایک مکمل مذہب ہے۔اس کے بعد کوئی دوسرا مذہب نہیں آئے گا۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔کہ ''نہیں ہیں محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبیؐ ہیں''

ختم نبوت کے سلسلے میں خود حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ''میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''

ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ ''رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

درج بالا آیات قرآنی اور احادیث نبویؐ سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ پر دین کی تکمیل ہوگئی ہے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہے۔آپ کی تعلیمات جامع اور مکمل ہیں اور قیامت تک کے لئے کافی ہیں۔دنیا کے کونے کونے تک آپؐ کے تعلیمات پہنچ چکے ہیں۔لہٰذا آپ کے بعد کسی دوسرے نبی کی آنے کی ضرورت نہیں رہی۔اور نہ کسی دوسری مذہب کی ضرورت باقی رہی کیونکہ اسلام ایک کامل دین ہے۔اور اس کی تعلیمات ہر قوم اور ہر زمانے کے لئے ہیں۔قیامت تک اس میں ردو بدل کی ضرورت نہیں ہے۔قرآنی تعلیمات کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود لی ہے۔اس لئے اب کسی دوسرے نبی کی ضرورت بھی نہیں ہے۔یہ ایک اتفاقی عقیدہ ہے۔کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔جو کوئی دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔

سوال ٤: مندرجہ ذیل میں سے ہر سال کے لئے چار جوابات دئیے گئے ہیں جو صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں؟

(۱) جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ سے بہت ۔۔۔۔۔۔۔۔ کرنے والے ہیں۔

(الف) نفرت (ب) محبت (ج) عزت (د) پیار

(۲) ایمان کی ۔۔۔۔۔۔۔۔ محبت کے بغیر ممکن نہیں۔

(الف) علامت (ب) تکمیل (ج) عظمت (د) اہمیت

(۳) کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا ۔۔۔۔۔۔۔۔ رہتا ہے۔

(الف) فرمانبردار (ب) نافرمان (ج) شوہر (د) تابعدار

(۴) ایمان کا ــــــــــــ ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے۔

(الف) حاجت (ب) آرزو (ج) تقاضہ (د) تمنا

(۵) محبت الٰہی اسوہ رسول ﷺ کی ــــــــــــ ہی کا نام ہے۔

(الف) پیروی (ب) انکار (ج) عمل (د) تابعداری

(۶) اطاعت ــــــــــــ کی عملی شکل ہے۔

(الف) پیروی (ب) اتباع (ج) عمل (د) ماننے

(۷) آپ ﷺ کی آمد سے ــــــــــــ کا تصور ابھرا۔

(الف) قومیت (ب) مذہب (ج) بین الاقوامیت (د) رحمت

جوابات:

۱۔ (ب)، ۲۔(ب)، ۳۔ (الف)، ٤۔ (ج) ، ٥۔ (الف)

٦۔ (ب)، ۷۔ (ج)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

۳ . علم کی فرضیت و فضیلت

سوال نمبر ۱: قرآن کی روشنی میں علم کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا۔

علم وہ تاج اور شان سرفرازی ہے جس نے انسان کو دوسری تمام مخلوقات سے افضل بنا دیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے انبیاءؑ کو تعلیم عنایت فرمائی۔ اور پھر انبیاء نے ہمیں تعلیم و تربیت دی۔

(۱) علم کی اہمیت کا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ اس میں "علم" یعنی پڑھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس پورے آیت کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیئے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کی پھٹکی سے پیدا کیا پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائی جن کا اس کو علم نہ تھا"۔

(۲) علم کی اہمیت کا اندازہ ہم اس سے بھی لگا سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عالم اور جاہل کو برابر خیال نہیں کرتا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "ان لوگوں سے کہیے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں۔

(۳) علم ہی وہ دولت ہے جس سے کتاب اور حکمت سیکھی جا سکتی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں سے جو پڑھتا ہے تمہارے آگے ہماری آیتیں اور پاک کرتا ہے تم کو اور تعلیم دیتا ہے تمہیں کتاب اور حکمت کی اور تعلیم دیتا ہے تم کو جو نہیں جانتے"

(۴) اللہ تعالیٰ کے ہاں علم کی اتنی اہمیت ہے کہ وہ پیغمبرؐ کو حکم دیتا ہے کہ علم حاصل کرنے کے لئے وہ یہ دعا پڑھیں کہ "اے پروردگار! میرے علم میں اضافہ کر"

درجہ بالا باتوں سے یہ واضح ہوتی ہے کہ علم بڑی دولت ہے اس کا حصول ہر مسلمان کے لئے بہت اہم ہے علم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

سوال نمبر۲: احادیث کی روشنی میں حصول علم کی اہمیت پر نوٹ لکھیں؟

جواب:

(۱) حضور ﷺ علم کی اہمیت سے پوری طرح باخبر تھے۔ کیونکہ اس پر جو پہلی وحی نازل ہوئی تھی اس میں بھی پڑھنے کا ذکر آیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے امت پر زور دیا ہے کہ وہ علم حاصل کریں۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

(۲) علم سے انسانی اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ اور نجات کا راستہ بآسانی ڈھونڈ سکتا ہے۔

چنانچہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ "جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے نکلا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی راہ آسان کردے گا۔

(۳) علم کی اہمیت کا اندازہ ہم اس سے بھی لگا سکتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ امت سے فرماتے ہیں کہ "پنگوڑے سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو" اس کا مطلب یہ ہے کہ ساری عمر علم حاصل کرو۔

(۴) علم کی اہمیت کا اندازہ ہم جنگ بدر کے قیدیوں سے بھی لگا سکتے ہیں۔ حضورؐ نے حکم دیا تھا۔ کہ جو قیدی دس دس مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے گا۔ تو اسکو رہا کردیا جائیگا"

(۵) حضورؐ نے علم سیکھنے والے اور سکھانے والے کو بلند پایہ سخی کا مقام دیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "میرے بعد سب سے بڑا سخی شخص وہ ہے جس نے علم سیکھا اور پھر اسے لوگوں میں پھیلایا"

حضورؐ کے ان ارشادات سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ علم بڑی دولت ہے۔ اس کے ذریعے انسان فلاح کا راستہ ڈھونڈ سکتا ہے۔ اور معاشرے میں باعزت مقام حاصل کرسکتا ہے۔

سوال نمبر۳: قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت بیان کیجئے؟

جواب: (الف) : قرآن کی روشنی میں علم کی فضیلت :

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے حد احسانات ہیں۔ جن میں سے ایک احسان علم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو عطا کیا۔ علم ہی کیوجہ سے انسانوں کو دوسرے مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے۔ علم ہی کی وجہ

سے فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کریں۔ علم کی فضیلت کا اندازہ ہم ارشادات ربانی سے لگا سکتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کو علم بہت پسند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حضورؐ کو علم میں اضافے کی دعا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے "کہو اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما"

(۲) اللہ تعالیٰ کو علم اس قدر پسند ہے کہ وہ عالم اور جاہل کو برابر خیال نہیں کرتے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "کہہ دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟

(۳) اللہ تعالیٰ کے ہاں ان لوگوں کے درجات بلند ہوتے ہیں جو اہل علم اور ایماندار ہو چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں اور علم والوں کے درجات بلند فرماتا ہے۔"

(۴) اللہ تعالیٰ علم کو اس لئے پسند کرتا ہے۔ کیونکہ جاننے والے ہی تقوی اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "بے شک اللہ تعالیٰ سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں"

(۵) اہل علم ہی توحید کا پرستار ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ خود اللہ گواہ اسکے فرشتے گواہ ہیں اور اہل علم گواہ ہیں"۔

درج بالا ارشادات الٰہی سے یہ واضح ہوتی ہے۔ کہ علم عظیم سرمایہ ہے۔ اور یہ کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

(ب) احادیث کی روشنی میں علم کی فضیلت:

حضورؐ نے علم کے فضیلت کے بارے میں بہت کچھ فرمایا۔ مثلاً

(۱) حضور علماء کو عزت کا مقام دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "علماء نبیوں کے وارث ہیں"

(۲) حضورؐ علم کو ہر ایک کے لئے ضروری خیال کرتے ہیں چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"۔

(۳) خوش قسمت لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ جسکی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔"

(۴) حضورؐ علم کو راہ نجات کیلئے ضروری سمجھتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ "جو شخص علم حاصل کرنے کی راہ اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو جانے کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔"

(۵) حصول علم والوں کے بارے فرماتے ہیں کہ "جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے نکلے، وہ اپنے گھر واپسی تک جہاد میں رہتا ہے۔"

(۶) معلم کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ "بے شک مجھے معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہے"

(۷) حضور اہل علم کو سب سے بڑا سخی قرار دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہوگا جو علم کو سیکھے اور پھیلائے گا۔"

(۸) حضورؐ ساری عمر علم حاصل کرنے کی تاکید فرماتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ "پنگوڑے سے لیکر قبر تک علم حاصل کرو۔"

سوال ٤: مندرجہ ذیل میں سے ہر سوال کے لئے چار جوابات دئیے گئے ہیں جو صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔

(۱) علم کے معنی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(الف) جاننا (ب) سبق پڑھنا (ج) سکول جانا (د) مدرسہ

(۲) اللہ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے ذریعے علم سکھایا۔

(الف) تختی (ب) قلم (ج) کتاب (د) کمپیوٹر

(۳) مسلمان پر لازم ہے کہ وہ طلب علم میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ کرے۔

(الف) خلیفہ (ب) مزدور (ج) کوتاہی (د) جلدی

(۴) انسان میں زمین پر اللہ کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(الف) خلیفہ (ب) مزدور (ج) مخلوق (د) غلام

(۵) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہی کی وجہ سے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کا سجدہ کرنے کو کہا۔

(الف) دولت (ب) عبادت (ج) علم (د) عظمت

(۶) میرے رب! میرے علم میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فرما۔

(الف) کمی (ب) اضافہ (ج) ترقی (د) بڑھوتری

(۷) اللہ کے بندوں میں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

(الف) اہل علم (ب) ان پڑھ (ج) سیاستدان (د) ڈاکٹر

جوابات:

۱۔ (الف)، ۲۔(ب)، ۳۔ (ج)، ٤۔ (الف)، ٥۔ (ج)

٦۔ (ب)، ۷۔ (الف)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO

۵. طہارت اور جسمانی صفائی

سوال نمبر۱: قرآن وحدیث کی روشنی میں طہارت پر ایک مختصر نوٹ لکھیے؟

جواب: طہارت کا مفہوم: طہارت کے لغوی معنی ہیں صفائی اور پاکیزگی شریعت کی اصطلاح میں لباس، جسم اور عبادت کی جگہ کو پاک صاف رکھنا طہارت کہلاتا ہے۔

قرآن پاک کی روشنی میں طہارت کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ طہارت کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے قرآن پاک میں طہارت کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

(۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے دور رہو''

(۲) اسطرح ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ'' بے شک اللہ تعالیٰ انکو محبوب رکھتا ہے جو خوب پاک صاف رہتے ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں طہارت کی اہمیت:

حضور ﷺ طہارت کو پسند کرتے تھے۔ خود بھی طہارت کا خیال رکھتے تھے۔ اور اپنی امت کو بھی طہارت کی تاکید فرماتے تھے۔

(۱) چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔

(۲) ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ'' اسلام کی بنیاد نفاست اور پاکیزگی پر ہے۔

(۳) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ'' خوشبو لگانا اور مسواک کرنا انبیاء کی سنت ہے''۔

(۴) طہارت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ'' اللہ تعالیٰ وہ نماز قبول نہیں کرتا جو بغیر طہارت کے پڑھی جائے۔ پس اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کسی بھی عبادت کا قبول ہونا دوسرے عوامل کے ساتھ ساتھ طہارت پر بھی انحصار کرتا ہے لہٰذا ہمیں طہارت کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔

طہارت میں بیرونی پاکیزگی یعنی کپڑوں، بدن اور جگہ کی صفائی کے ساتھ ساتھ اندرونی اور عقیدتاً صفائی بھی شامل ہے یہ کہ انسان کی کمائی ذرائع معاش وغیرہ حلال اور جائز ہو۔

سوال نمبر ۲: وضو کرنے کا طریقہ بیان کیجئے؟

جواب: وضو کرنے کا مسنون طریقہ درج ذیل ہیں۔

(۱) اچھی طرح ہاتھوں کو دھوئیں۔

(۲) تین بار کلی کریں

(۳) تین بار ناک میں پانی ڈالیں

(۴) چہرے کو پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اچھی طرح دھوئیں۔

(۵) کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھوئیں۔

(۶) سر کا مسح کریں (۷) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھوئیں (۸) وضو کرتے ہوئے یہ خیال رکھیں کہ پہلے جسم کا دایاں حصہ اور پھر بایاں حصہ دھویا جائے۔

(۹) جسم کے اعضاء کو تین بار دھوئیں۔

وضو کے فرائض: وضو کے چار فرائض ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) چہرے کو دھونا (۲) کہنیوں سمیت ہاتھوں کو دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا

نوٹ: ان چاروں فرائض کے علاوہ باقی چیزیں سنت اور مستحب ہیں۔

سوال نمبر ۳: غسل کرنے کا مسنون طریقہ بیان کریں؟

جواب: غسل کا مفہوم: غسل کے معنی نہانے کے ہیں۔ حضور نے بروز جمعہ، بروز، عیدین اور حج وعمرہ کے موقعہ پر احرام باندھنے سے پہلے نہانے کو مسنون قرار دیا ہے۔ جبکہ جنابت کی حالت میں انسان پر غسل واجب ہو جاتا ہے

غسل کرنے کا طریقہ: غسل کرنے کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔

سب سے پہلے جسم پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو۔ اسکو دھوئے۔ اس کے بعد ہاتھوں کو اچھی طرح دھوئیں۔ اور پورا وضو کریں۔ اس کے بعد پورے جسم پر تین بار پانی ڈالیں اور جسم کو اچھی طرح مل لیں۔

تا کہ کوئی حصہ خشک نہ رہ جائیں۔

غسل کے فرائض: غسل کے تین فرائض ہیں۔ جنکے بغیر غسل نہیں ہوتا۔

(۱) کلی کرنا۔کلی اس طرح کرنا کہ پانی اچھی طرح حلق تک پہنچ جائے۔

(۲) ناک میں پانی ڈالنا۔

(۳) سارے بدن پر پانی اسطرح ڈالنا۔کہ کوئی حصہ خشک نہ رہ جائیں۔

سوال نمبر ٤: طہارت کے بارے میں ایک آیت اور ایک حدیث بیان کریں؟

جواب: طہارت کے معنی ''پاکیزگی'' کے ہیں۔ اسلام میں طہارت ایک اہم چیز ہے۔ طہارت عبادت الٰہی کے لئے اہم شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی جگہ طہارت کی تاکید فرمائی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ''اللہ تعالیٰ صفائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے'' طہارت کے بارے میں آیت: ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔

ترجمہ: ''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے دور رہو'' طہارت کے بارے میں حدیث: حضور بھی طہارت کو پسند کرتے تھے۔ خود بھی طہارت کا خیال کرتے اور دوسروں کو بھی طہارت کی تاکید فرماتے ہیں۔ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ

ترجمہ: ''یعنی پاکیزگی نصف ایمان ہے''

سوال نمبر ٥: طہارت کے فوائد بیان کریں؟

جواب: طہارت کے معنی ''پاکیزگی'' کے ہیں۔طہارت کے دو قسمیں یعنی جسمانی طہارت اور

روحانی طہارت: جسمانی طہارت سے مراد جسم اور لباس کی صفائی ہے۔

جبکہ روحانی طہارت سے مراد دل کی صفائی اور خلوص ہے۔

(الف): جسمانی طہارت کے فوائد:

جسمانی طہارت کے فوائد درج ذیل ہیں۔

(۱) جسمانی طہارت کی بدولت انسان عبادت کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔

(۲) جسمانی طہارت کی بدولت انسان بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

(۳) جسمانی طہارت کی بدولت انسان اللہ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے۔

(۴) جسمانی طہارت کی بدولت انسان پروقار اور پرکشش بن جاتا ہے۔

(۵) بقول رسولؐ صفائی نصف ایمان ہے۔

(ب) روحانی طہارت کے فوائد: روحانی طہارت کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) روحانی طہارت کی بدولت انسان کو عرفان الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) روحانی طہارت کی بدولت انسان عبادات کی حقیقی مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

(۳) روحانی طہارت کی بدولت انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر ٦: خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے؟

جواب: (۱) جمعہ کے دن غسل **سنت** ہے (۲) عیدین کے دن غسل **مستحب** ہے۔ (۳) غسل کرتے وقت پورے جسم پر **تین** مرتبہ پانی بہایا جائے۔ (۴) پانی کا استعمال **اعتدال** سے کیا جائے (۵) طہارت کے بغیر نماز **ادا نہیں** ہو سکتی۔

سوال٦: خالی جگھوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے؟

(۱) جمعہ کے دن غسل ---------- ہے۔

(۲) عیدین کے دن غسل ---------- ہے۔

(۳) غسل کرتے وقت پورے جسم پر -------- مرتبہ پانی بہایا جائے؟

(۴) پانی کا استعمال -------- کیا جائے۔

(۵) طہارت کے بغیر نماز ---------- ہو سکتی ہے۔

جوابات:

(۱) سنت (۲) سنت (۳) تین (٤) اعتدال سے

(۵) ادا نہیں

سوال۷: مندرجہ ذیل میں سے ہر سوال کے لئے چار جوابات دئیے گئے ہیں جو صحیح ہوں اس پر نشان لگائیں۔

(۱) جمعہ کے دن غسل-------------ہے۔

(الف)فرض (ب)واجب (ج)سنت (د)نفل

(۲) عیدین کے دن غسل-------------ہے۔

(الف)فرض (ب)واجب (ج)سنت (د)نفل

(۳) غسل کرتے وقت پورے جسم پر-------------مرتبہ پانی بہایا جائے۔

(الف)ایک (ب)دو (ج)تین (د)چار

(۴) پانی کا استعمال-------------سے کیا جائے۔

(الف)احتیاط (ب)اعتدال (ج)زیادہ (د)کم

(۵) طہارت کے بغیر نماز-------------نہیں ہوسکتی۔

(الف)ادانہیں (ب)قضانہیں (ج)ادا (د)قضا

(۶) نماز سے پہلے-------------کرنا واجب ہے۔

(الف)غسل (ب)وضو (ج)نہانا (د)استنجا

(۷) وضو میں-------------فرائض ہیں۔

(الف)تین (ب)چار (ج)پانچ (د)چھ

(۸) اگر جسم پاک نہ ہوتو وضو سے پہلے-------------کرنا واجب ہے۔

(الف)دھونا (ب)غسل کرنا (ج)نہانا (د)تیمم

(۹) غسل میں-------------فرائض ہیں۔

(الف)ایک (ب)تین (ج)چار (د)دو

(۱۰) وضو میں سنتیں ---------- ہیں۔

(الف) ایک (ب) تین (ج) پندرہ (د) تیرہ

جوابات:

۱۔ (ج)، ۲۔(ج)، ۳۔ (ج)، ٤۔ (ب)، ٥۔ (الف)

٦۔ (ب)، ۷۔ (ب)، ۸۔ (ب)، ۹۔ (ب)، ۱۰۔ (د)

OOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOOO